حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی فضیلت، بڑوں کی خدمت کا جذبہ

جنت کی بشارت بہت ساروں کو دی گئی ہے

شدید ضرورت کے بغیر آگ سے نہ دغوانہ چاہیے

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ سبقت لے گئے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 51 سائیڈ A　06-09-1985)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ اِرشاد فرمایا اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ جنت مشتاق ہے تین کی علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم یہ نام آپ نے لیے۔ تو جن حضرات کو جنت کی بشارت دی گئی ہے یا جہنم سے نجات کی خوشخبری دی گئی ہے اُن کی تعداد تو کافی بنتی ہے۔ مثلاً اِس میں حضرتِ عمارؓ آگئے، حضرت سلمانؓ آگئے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ دس ہیں عشرہ مبشرہ۔ تو اِن کی صورت یہ ہے کہ بار بار بشارت دی گئی، ضمانت دی گئی ہے، اِس لیے وہ حضرات معروف ہیں ورنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ بلکہ یہ بھی بشارت دی کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے ملنے والی تم ہوگی۔ تو دُنیا سے اُن کے رُخصت ہونے

کی خبر کے ساتھ ساتھ یہ خوشخبری بھی ہے کہ وہ یہاں سے جانے کے بعد جنابِ رسول اللہ ﷺ سے ملیں گی، تو اِس طرح تعداد گنی جائے تو وہ بہت بنتی ہے۔

ستر ہزار اُمتیوں کی خصوصی فضیلت :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت میں ستر ہزار ایسے ہوں گے بعض روایتوں میں اِس سے زیادہ بھی تعداد آئی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ستر ہزار بطور محاورے کے استعمال کیا ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ میں نے تجھے سو دفعہ سمجھایا، ہزار بار یہ کہہ چکا ہوں وغیرہ۔ ایسے ہی ستر ہزار ہیں کہ وہ ناجائز جھاڑ پھونک نہیں کراتے، **لَا یَکْتَوُوْنَ** علاج اپنا آگ کے ذریعے نہیں کراتے، پرانا علاج چلا آرہا ہے آگ کے ذریعے اور اَب بھی ہے وہ، اور اچھا علاج شمار ہوتا ہے۔

مسئلہ کی وضاحت :

اِس کا مطلب یہ ہے کہ شدید مجبوری کے بغیر نہیں کراتے۔ جیسے کہ عربوں کا ایک رواج ہوگا اُس دَور میں اُس کو آپ نے بند فرمایا۔ دو چیزوں سے علاج کے بارے میں بھی فرمایا ایک سینگی لگوانا یعنی خون نکلواتے رہنا اور دوسرے یہی داغ لگوانا آگ سے لیکن یہ بھی فرمایا **اَنْھٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ** میں اپنی اُمت کو اِس سے منع کروں کہ یہ نہ کریں علاج۔

بعض صحابہ کرامؓ سے بعد میں بھی منقول ہے جیسے حضرت خباب رضی اللہ عنہ، یہ وہ صحابی ہیں جو جنابِ رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے والوں میں مایۂ ناز ہیں، بہت عجیب ہیں۔ اُن کو کفار اَنگاروں پر لٹا دیتے تھے، اُن کی کمر کی کھال جل گئی، چربی نکل آئی، وہ داغ رہے اُن کے ساری عمر۔ کوفہ میں رہنے لگے تھے وہ، اور اِنہی کے بیٹے ہیں حضرت عبداللہ ابن خباب جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں نہروان میں خوارج نے شہید کیا تھا یہاں خوارج جمع تھے، اُس پر پھر لڑائی شروع ہوئی ہے۔

حضرت خبابؓ نے داغ لگوایا :

تو حضرتِ خباب رضی اللہ عنہ کوفہ میں رہتے تھے، اُن کے واقعات میں آتا ہے **وَقَدِ اکْتَوٰی سَبْعًا** اُنہوں نے علاج کرایا اپنا اِس سے ہی گدوا کر گرم چیز سے داغ لگوا کر سات جگہ۔ تو اُنہیں تکلیف اِس قسم کی

ہوگی کہ اِس کا علاج اِس کے سوا اور نہیں ہوگا کوئی، تو ایسی صورت کی بات الگ ہے، ورنہ رواجی طور پر یہ نہیں ہونا چاہیے۔اَب نکسیر اگر بند ہی کسی طرح نہیں ہوتی تو اُس میں یہی ہے کہ ٹانکا لگانا پڑتا ہے تو وہ الگ بات ہے، وہ بہت ہی مجبوری ہوگئی جیسے جان کا اندیشہ ہوجائے ایسی مجبوری ہو۔تو حضرت آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ ستر ہزار لوگ میری اُمت میں ایسے ہیں جو جنت میں بلا حساب جائیں گے اور ایک علامت یہ بھی بتلائی کہ عَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اللہ پر وہ پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی سعادت :

اَب ایک صحابی ہیں حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ وہ کھڑے ہوگئے اُنہوں نے کہا میرے لیے دُعا فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن میں کر دے جو بلا حساب جائیں گے جنت میں، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ جملہ اِرشاد فرمادیا کہ خداوندِ کریم تو اِس کو اُن میں داخل فرما جو بلا حساب جائیں گے۔ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اُنہوں نے کہا میرے لیے بھی دُعا فرمادیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ کہ عُکاشہ اِس دُعا کے لینے میں تم سے آگے نکل گئے، سبقت لے گئے۔تو جنت کی بشارت والے اگر شمار کیے جائیں تو کافی تعداد بن جاتی ہے صحابہ کرام کی بھی، صحابیات کی بھی۔اَب یہاں دو نام حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے آرہے ہیں۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی فضیلت :

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ کی تعریف جنابِ رسول اللہ ﷺ نے بہت کی۔یہ سارے کے سارے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں ایسے جملے بھی اِرشاد فرمائے، یعنی سراپا یا سرتا پا جسے کہتے ہیں ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

جھانک تانک اور بے اجازت اندر آنا منع ہے :

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی۔تو جہاں مجلس ہو خصوصی وہاں بے اجازت تو نہیں جایا جاتا، اِسلام کا طریقہ یہی ہے بتلایا ہوا، جھانکا بھی نہیں جاتا یہ بھی منع ہے، کسی کے گھر جائیں کھٹکا کریں تو بھی دروازے کے عین

سامنے نہ کھڑے ہوں ہٹ کر کھڑے ہوں کہ گھر کی بے پردگی نہ ہو۔ ریخوں میں سے جھانکنا، کسی طرح ہی ہو وہ منع ہے۔ جس نے جھانک لیا اُس کے بارے میں فرمایا کہ گویا وہ اندر ہی آ گیا۔ کیونکہ اندر آ کر بھی تو وہی کرنا تھا اُس نے دیکھنا ہی تھا وہ باہر سے ہی دیکھ لیا تو ایسے ہی ہوا جیسے کہ وہ اندر داخل ہو گیا۔

اگر اجازت نہ ملے تو واپس ہو جانا چاہیے :

تو مسنون طریقہ یہی ہے کہ تین دفعہ تک اجازت چاہی جائے، اگر اجازت نہ ملے تو پھر واپس چلا جائے۔ تین دفعہ تک اجازت چاہے اور تین دفعہ سے زیادہ تنگ کرنا اِس کی ضرورت نہیں۔ تو حضرت عمار ابن یاسرؓ نے اجازت چاہی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِنہیں اجازت دے دو اِئْذَنْ لَهٗ اور ساتھ ساتھ "مَرْحَبًا" کا لفظ فرمایا۔ مرحبا کے معنی ہیں کھلے دِل سے، رَحْبٌ کے معنی ہیں وسعت کے، مرحبا یعنی اُس کے لیے جگہ ہی جگہ ہے وسعت ہی وسعت ہے۔ مرحبا لکھتے بھی ہیں "تَرْحِیْبٌ" بھی لکھتے ہیں۔ لِلطَّیِّبِ الْمُطَیِّبِ یعنی وہ پاکیزہ ہیں اور مُطَیِّبٌ یا مُطَیَّبٌ دوسروں کو پاک کرنے والے یا ایسے پاکیزہ ہیں کہ جنہیں خدا کی طرف سے پاکیزگی عطاء ہوئی۔ یہ جملہ آقائے نامدار ﷺ کا فرمایا ہوا ہے تو اُن کے لیے بہت بڑے شرف کی بات ہے اور ہمارے لیے یہ ہے کہ ہم اُن سے محبت رکھیں۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا. حضرت عمار ابن یاسرؓ کے بارے میں کہ اِن کا مزاج اِس قسم کا ہے کہ اگر اِن سے یہ کہا جائے کہ یہ کرلو یا یہ کرلو، ایک آسان ہو اور ایک مشکل ہو، تو جو مشکل ہو وہ یہ لیتے تھے، مشکل کام اختیار کرتے تھے۔

اِن کی والدہ کو ابوجہل نے شہید کیا تھا :

یہی ہیں وہ کہ جن کی والدہ کو ابوجہل نے شہید کیا تھا، اُس نے نیزہ مارا اور وہ نیزہ پردے (شرم) کی جگہ لگا اور اُس سے اِن کی شہادت ہوئی تو ابن سُمیّہ بھی کہلاتے ہیں۔

بلاوجہ مردوں میں عورتوں کے نام لینا اچھی بات نہیں ہے :

رسول اللہ ﷺ کسی کی والدہ کا نام لے کر ذکر فرمائیں ایسے بھی ہوا ہے ورنہ عورتوں کے نام

مردوں کی مجالس میں معیوب ہیں۔قرآنِ پاک میں عورتوں کے نام ذکرنہیں کیے گئے اِمْرَأَةُ الْعَزِيْزِ، اِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، اِمْرَأَةُ لُوْطٍ، اِمْرَأَةُ نُوْحٍ ، اِس طرح کر کے ذکر کیے گئے ہیں۔مریم علیہا السلام کا نام صاف آیا ہے عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ، کیونکہ یہاں ضرورت تھی نسب بتانے کی، ورنہ احتراز کیا گیا ہے۔اِسی طرح حدیثوں میں بھی آیا ہے۔لیکن وہ خدا کی راہ میں شہید ہوئیں تو اِس لیے رسول اللہ ﷺ اِن کا نام اِن کی والدہ کی نسبت سے لے لیتے تھے کہ فلاں کا بیٹا، فلاں عورت کا بیٹا۔

بڑوں کی خدمت کا جذبہ :

ایک دفعہ جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جب مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں تو زمین کا بھاؤ کیا پھرطے کیا پھر وہاں بنانے لگے، جب بنانے کا نمبر آیا تو رسول اللہ ﷺ خود ساتھ لگ گئے۔تو پتھر اُٹھا رہے تھے اینٹیں نُما، تو وہ آپ بھی اُٹھا کر لانے لگے۔صحابہ کرامؓ نے منع کیا مگر آپ ﷺ نہ مانے تو عمار رضی اللہ عنہ نے بڑی سمجھداری کے ساتھ منع کیا اِنہوں نے عرض کیا کہ جناب کے حصّے کا جو پتھر ہے اینٹ ہے وہ میں اُٹھاؤں گا آپ تشریف رکھیں، تو یہ ڈبل ڈبل اُٹھاتے تھے۔اَب جب فارغ ہوئے ہوں گے، جتنی دیر بناتے ہوں گے روزانہ، اُتنی دیر بنانے کے بعد فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اِن کا گرد جھاڑا اپنے دستِ مبارک سے اور فرمایا بُؤْسُ ابْنِ سُمَيَّةَ یا فرمایا وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ . ابن سمیہؓ کے لیے بری بات ہے کہ اِن کو باغی جماعت قتل کرے گی۔رسول اللہ ﷺ کی توجہ اُن کی طرف پوری تھی تو اُس وقت ذہنِ مبارک میں اللہ کی طرف سے یہ بات آئی کہ اِن کو باغی جماعت قتل کرے گی۔اَب اِس میں اِن کی شہادت جو ہوئی وہ جنگِ صفین میں ہوئی۔ یہ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اُن کے دَورِ خلافت میں صفین میں شہادت تک۔اِس طرح سے اِن حضرات نے اسلام کے لیے بڑے کام کیے، رسول اللہ ﷺ کا قرب اِسی ذریعے حاصل ہوا۔ ہمارے لیے یہ واجب التعظیم ہیں، قابلِ محبت ہیں، اللہ تعالیٰ اِن کو بڑے درجے عطا فرمائے اور ہمیں آخرت میں اِن کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔اِختتامی دُعا............